رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۵

قیمت ششماہی اندرون ہند عہ
قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳ | ۸ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۸ اگست سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ اگست۔ آج پالم پور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سخت بخار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز علیل ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب کو بھیرہ اور چک ۱۰۹ ضلع لائلپور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

نظارت بیت المال کی طرف سے جماعتوں کو سہ ماہی حساب چندہ کا بھیجا جا رہا ہے۔ جس جماعت کو نہ ملے وہ بذریعہ خط منگوالے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کی عجیب تاثیرات

(فرمودہ ۸ اگست سنہ ۱۹۰۵ء)

"اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جو طریق شفا کا رکھا ہے۔ وہ تو دُعا ہی کا طریق ہے۔ اپنے نفس اور توجہ پر بھروسہ کرنا یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ لیکن جب انسان خدا سے دعا کرتا ہے۔ تو یہ سب باتیں فنا ہو جاتی ہیں۔ اور انسان پھر اصل پناہ کی طرف دوڑتا ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ دُعا ہی اصلیت ہے۔ باقی جو کچھ ہے۔ وہ نرا خبط ہے۔ دُعا کی عجیب عجیب تاثیریں میں نے تجربہ کی ہیں۔ ایک بار میں درد دانت سے سخت تکلیف میں تھا عمر دراز نام ایک گروا ہمارے ہاں آیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ دانت کے درد کا علاج بھی آپ کو معلوم ہے۔ اس نے کہا۔ علاجِ دندان۔ اخراجِ دندان۔ میں نے جب یہ بات سُنی۔ تو خیال کیا۔ کہ دانت کا نکلوانا بھی ایک عذاب ہی ہے۔ میں اس وقت ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور درد کی بے قراری کی وجہ سے سر چارپائی کی پاٹی پر رکھا ہوا تھا۔ اس وقت مجھے ذرا سی غنودگی ہوئی۔ اور الہام ہوا۔ واذا مرضت فھو یشفی۔ اور اس کے ساتھ ہی معاً درد جاتا رہا۔

میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ دُعا کے سلسلہ میں ہزارہا خزائن معارف کے مخفی ہیں۔ جو شخص دوسری طرف توجہ کرے گا وہ ان خزائن سے محروم رہ جائے گا۔ (الحکم ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

احمدی مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ کو اطلاع

میرے اعلان پر جن احباب نے اپنے حالات مجھے ارسال کئے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ مرکز میں بھیجدیا گیا ہے۔ اور انشاءاللہ عنقریب امداد کا عملی قدم اٹھایا جائے گا لیکن احباب کو چاہیئے کہ وہ فی الفور اپنے اپنے نقصانات کی تفصیل مطبوعہ فارموں پر اپنے اضلاع کے حکام کے ذریعہ Claims Commissioner Quetta. کو بھجوادیں۔ اور امداد کے لئے اپنے اضلاع کے افسروں کی خدمت میں درخواست کریں ؛

خاکسار احمد جان کوئٹہ

شکریہ احباب

(۱) ان سب احباب کا جنہوں نے کوئٹہ کے قیامت خیز زلزلہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے ساتھ محبت آمیز خطوط یا ہمدردانہ پیغام برقی بھیج کر حقیقی اخوت کا ثبوت دیا تھا۔ میں جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء گو میں ان سب احباب کا جن کے خطوط دارالامان سے واپسی پر مجھے مل سکے خطوط کے ذریعہ بھی شکریہ ادا کر چکا ہوں۔ لیکن جن احباب کے پیغامات بوجہ ڈاک کے انتظامات کی خرابی کے نہ مل سکے ہوں۔ ان کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ؛ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ؛

(۲) میرے تبلیغی سفر کے دوران میں مکرمی مولوی نصیر الدین احمد صاحب وکیل بنگو سرائے مکرم شمس الدین و غلام مصطفٰے صاحب اور نیز اور مکرم میاں سلطان و عبدالماجد صاحبان سرائے گرگانہ نے میری تواضع کی۔ اور تبلیغ میں میری امداد کرتے رہے۔ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور احباب سے ان کی دنیوی و افرادی ترقی کے لئے درخواست دُعا کرتا ہوں۔

خاکسار محمد یوسف از مونگھیر

درخواستہائے دُعا

(۱) میرا لڑکا صادق علی بعارضہ بخار چودہ یوم سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا صالح علی قادیان

(۲) خاکسار نے ریلوے میں انسپکٹر ورکس کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ عطاء اللہ قادیان

اعلان نکاح

خاکسار کے بھائی سید مرید احمد صاحب ابن سید اختر الدین احمد صاحب مونگھیری کا نکاح منشی سید عسکر حسین صاحب مونگھیری کی دختر مبارکہ خاتون سے مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء بعوض مہر ایک ہزار روپیہ مولوی سید ضیاء الحق صاحب نے پڑھا احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالٰے اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار سید بدرالدین احمد از کٹک

احرار کے دینی مشاغل

لدھیانہ کا میلہ روشنی نہ صرف صوبہ پنجاب بلکہ ہندوستان بھر میں شہرت رکھتا ہے اس میلے کے مخصوص تحفے گنواروں کی فواحشات۔ مٹی کے برتن چوڑیاں اور قوالوں کی پارٹیاں ہیں۔ جابجا قوالی کے اڈے قائم ہوتے ہیں۔ امسال قوالوں کی ایک پارٹی حسب معمول احرار کے سیکرٹری شعبہ تبلیغ کے در دولت پر سلامی کے لئے حاضر ہوئی۔ اور رات کو خوب محفل سرود گرم ہوئی۔ ادھر طبلہ پر تھاپ پڑی۔ ہارمونیم کی سُر نکلی۔ ادھر نیچے فرش پر بیٹھے ہوئے مرد اور بالا خانہ پر بیٹھی ہوئی احراری خواتین سر دھننے لگیں۔ عشق و محبت کے جذبات میں ڈوبی ہوئی غزلیں گائی گئیں۔ اوپر سے ایک آسمانی جارجٹ کا دوپٹہ عطر میں بسا ہوا نیچے گرا۔ طبلہ، قوال طبلہ، عطار بن گیا۔ مگر کساد بازاری کا بُرا ہو۔ کہ صرف ۱۵ روپے اس کی قیمت پڑی ؛

نامہ نگار

گوجرہ کے احرار کا احمدیوں کے خلاف فوجداری مقدمہ

گوجرہ میں تین احمدیوں کے خلاف زیر دفعہ ۵۰۴ جو مقدمہ احراریوں کی طرف سے بنایا گیا ہے۔ اسمیں ملزم عبداللہ ساکن گھکھووال کی شناخت پریڈ ۴ اگست بمقام گوجرہ پولیس نے تھانہ میں کرائی۔ موقعہ کے چار گواہان میں سے صرف ایک نے شناخت کی۔ باقی تین شناخت نہ کر سکے۔ ۳-۴ اگست کی شب کو گوجرہ میں احراریوں کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں حکیم نوردین پریذیڈنٹ انجمن احرار لائل پور اور خواجہ غلام حسین پلیڈر نے نہایت اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ اور احمدیوں کے خلاف لوگوں کو سخت اکسایا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ کہ تم ہزاروں کی تعداد میں ہو۔ احمدی صرف دس بارہ ہیں۔ ان کو تم ملیا میٹ نہیں کرتے۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہناؤ۔ اس سے مطلب صرف یہ تھا۔ کہ مقدمہ مذکورہ کے ملزمان کی ضمانتیں ضبط کرائی جائیں۔ آئندہ تاریخ ۹ اگست بمقام گوجرہ سماعت کے لئے مقرر ہوئی ہے ؛ نامہ نگار

اخبار ”احسان“ کی غلط بیانی کی تردید

اخبار احسان مورخہ ۲ اگست کے صفحہ ۱۰ پر یہ خبر درج ہے۔ کہ گھکھووال چک ۲۹۶ ضلع لائل پور میں غیر احمدیوں کے جلسہ کے موقعہ پر غلام رسول و عبدالغنی اور ان کے والدین نے مولوی محمد مسعود کے ہاتھ پر احمدیت سے ارتداد اختیار کیا۔ پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ گھکھووال سے تحقیق پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ خبر سراسر بے بنیاد ہے۔ عبدالغنی کا باپ فضل حق اور اس کی والدہ اور پانچ بھائی خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ عبدالغنی خود کبھی احمدی نہیں ہوا۔ غلام رسول ماشکی کا باپ فضل دین بھی خدا کے فضل سے احمدی ہے۔ اس کے خاندان کے باقی افراد غیر احمدی ہیں۔ اور کبھی احمدی نہیں ہوئے۔ غلام رسول مذکور آج سے دو سال پہلے اپنے باپ کے اثر کے ماتحت ہمارے ساتھ کبھی کبھی نمازیں پڑھ لیتا تھا۔ دو سال سے اس نے نماز بھی ترک کر رکھی ہے۔ اور کہا کرتا ہے۔ کہ نماز پڑھنے میں کوئی فائدہ نہیں۔ یہ شخص بھی احمدی نہ تھا۔ پس احسان نے سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے ؛ نامہ نگار

احراری ”مجاہد“ کا ”شاندار استقبال“

لاہور ۵ اگست۔ آج مجلس احرار کے ترجمان خصوصی یا بالفاظ دیگر چوہدری افضل حق صاحب ایم ایل سی کے ”ہزو میگر“ کو شائع ہونا تھا۔ خیال تھا کہ چونکہ احراری پالیسی کے اس علمبردار کی پہلی اشاعت کو پڑھنے کے لئے ہر مسلمان خواہ وہ راہ مستقیم پر ہو۔ یا احراری دجل و مکر کا شکار ہو۔ بیتاب ہوگا۔ اس لئے ”مجاہد“ ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوگا۔ یہ ”مجاہد“ بعد انتظار دس بجے منظر عام پر آیا۔ جسے دیکھتے ہی معلوم ہوگیا۔ کہ یہ مجاہد کس میدان کا رزار میں اور کس طرز کا ”جہاد“ کرنے کے لئے اکھاڑہ میں نکلا ہے۔ جونہی مسلمانوں نے اس ”ورق گزشت“ کی خرافات کا مطالعہ کیا۔ شہر میں اضطراب کی ایک بے پناہ لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ دو بجے معلوم ہوا۔ کہ جب حافظ محمد حسین نیوز ایجنٹ یہ اخبار لے کر بھاٹی دروازہ اور کشمیری بازار سے گذرے۔ تو مسلمانوں نے انہیں متنبہ کیا۔ کہ وہ اگر اس پرچہ کو لے کر ان کے علاقہ میں فروخت کرنے کے لئے آئیں گے۔ تو ان کے ساتھ نہایت سخت سلوک کیا جائے گا۔

ایک معتبر مقامی رسالہ کے مالک و مدیر کا بیان ہے۔ کہ ان کے چند ایجنٹوں نے آج شام لوہاری موچی دروازہ اور دیگر نواحی شہروں کے دورہ کے بعد واپس آکر بیان کیا۔ کہ ”مجاہد“ جہاں بھی پہنچا ہے۔ اس کے خلاف شدید نفرت و حقارت کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دل جلے اور تیز طبع مسلمانوں نے تو پرچہ پھاڑ کر پھینک دیا۔ اور اسے پاؤں کے نیچے روند دیا۔ (زمیندار ۷ اگست)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

شیعہ اہلحدیث اور احمدی سیاسی اتحاد کی ضرورت

کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ جہاں دیگر اقوام اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کے حصول کے لئے متحدہ اور متفقہ طور پر جدوجہد کر رہی ہیں۔ وہاں مسلمان پہلے سے بھی زیادہ افتراق و انشقاق کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے۔ کہ اس مصیبت کا موجب خود مسلمان کہلانے والے ہی ہیں۔ اور وہی اسے انتہا تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں:

ہر مذہب میں مختلف فرقے پائے جاتے ہیں۔ اور مختلف عقائد کے لوگ موجود ہیں۔ ان کی آپس میں مذہبی کشمکش بھی جاری رہتی ہے۔ ان کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے۔ ایک چیز جو ایک فرقہ میں نہایت مقدس سمجھی جاتی ہے۔ وہی دوسرے فرقہ کے نزدیک کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ مگر باوجود اس کے سیاسی معاملات میں وہ بالکل متحد اور یک زبان ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ سیاسیات میں وہی قوم کامیاب ہو سکتی ہے۔ جس کے تمام اعضاء متحد ہوں۔ اور جو کثرت رکھتی ہو۔ اس کے لئے وہ لوگ جو اکثریت میں ہوں۔ قلیل التعداد فرقوں کو اپنے ساتھ شامل رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے اور ہر طرح ان کی تسلی اور تشفی کی کوشش کرتے رہتے۔ اور انہیں اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ ان کے حقوق کی خاص طور پر حفاظت کی جائے گی۔ حتے کہ اچھوت اقوام کو بھی اپنے سیاسی اتحاد میں شریک رکھنے کے لئے ان کی ہر طرح ناز برداری کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ ان میں سے وہ لوگ جنہیں اکثریت حاصل ہے۔ اور جو حنفی کہلاتے ہیں۔ وہ ایسے کوتہ اندیش واقع ہوئے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں تمام مسلمان مل کر بھی نہایت قلیل التعداد ہیں۔ آپس میں سیاسی طور پر متحد رہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور ان کا سلوک دوسرے فرقوں کے مسلمانوں کے ساتھ ایسا افسوسناک چلا آ رہا ہے۔ کہ وہ ان پر قطعاً کسی قسم کا اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے دو قابلِ ذکر فرقے شیعہ اور اہلحدیث اپنے لئے علیحدہ نیابت کا مطالبہ کر رہے۔ اور مخلوط انتخاب پر زور دے رہے ہیں۔ گویا وہ علے الاعلان یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ ایک غیر مسلم سے تو یہ توقع رکھ سکتے ہیں۔ کہ کسی شیعہ یا اہلحدیث نمائندہ کو ووٹ دے سکے۔ مگر انہیں یہ قطعاً امید نہیں۔ کہ حنفی مسلمان ان کو ووٹ دے سکیں:

اس سے مسلمانوں کے اکثریت رکھنے والے فرقہ کو شرم کرنی چاہئے تھی۔ اور کوشش کرنی چاہئے تھی کہ کوئی مسلمان کہلانے والا فرقہ اس سے سیاسی تعلقات منقطع نہ کرنے پائے۔ لیکن اس کی کچھ بھی پروا نہیں کی گئی۔ اور شیعہ و اہلحدیث فرقوں کے مسلمان اپنے مطالبہ پر زیادہ مضبوط ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ حال میں آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا جو اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ اس میں فرقہ وارانہ انتخاب کے خلاف آواز بلند کی گئی ہے۔ اہل حدیث پہلے ہی اس کے خلاف شور مچا رہے ہیں کانگرسی پریس ان کی پوری طرح حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ اور فوائد کی امید بھی دلا رہا ہے۔ لیکن اپنے آپ کو اکثریت میں سمجھنے والے مسلمانوں کو اس بات کی کچھ بھی پروا نہیں۔ کہ شیعہ ان سے بددل ہو کر کدھر جا رہے ہیں۔ اور اہل حدیث ان کے سابقہ طریقِ عمل سے نالاں اپنے لئے کونسی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ اور یہی نہیں۔ بلکہ ان میں سے ایک گروہ جو احرار کہلاتا ہے۔ اس نے تو اپنا سب سے اہم مقصد یہ قرار دے لیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو بھی علیحدہ کر دے۔ گویا مسلمانوں کے سیاسی اتحاد سے شیعہ اور اہلحدیث مسلمانوں کا علیحدگی اختیار کرنا ان خیر خواہانِ اسلام کے نزدیک کافی نہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ احمدی بھی الگ ہو جائیں۔ چنانچہ ان کی طرف سے اس کے لئے انتہائی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ اس بارے میں اہم قدم اٹھانے پر غور کر رہی ہے:

اس وقت صورتِ حالات یہ ہے۔ کہ شیعہ اور اہل حدیث مسلمان حنفیوں کے سابقہ ناجائز سلوک اور حق تلفیوں کی وجہ سے اپنے لئے علیحدہ نیابت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور کمیونل ایوارڈ جسے عام مسلمان اپنی سیاسی زندگی کا واحد سہارا سمجھتے ہیں۔ اس کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ ان حنفیوں کے موجودہ سلوک سے جو احراری کہلاتے ہیں مجبور ہو رہی ہے۔ کہ اپنے لئے علیحدہ نیابت کا مطالبہ کرے۔ اگر ان لوگوں کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ جو مسلمانوں میں سے انفرادی طور پر کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہیں۔ اور مخلوط انتخاب کے حامی۔ تو بھی شیعہ۔ اہل حدیث اور احمدی مسلمانوں کی تعداد اس قدر ہو سکتی ہے۔ کہ اکثریت کا گھمنڈ رکھنے والے فرقہ کو ہوش میں لا سکے۔ اور اسے بتا سکے۔ کہ قلیل التعداد فرقوں کی پروا نہ کرنے۔ ان پر ظلم و تشدد روا رکھنے اور ان کے حقوق کو پامال کرنے کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے:

چونکہ ان لوگوں سے حسنِ سلوک۔ اور معقولیت کی توقع تو الگ رہی یہ امید بھی منقطع ہو چکی ہے۔ کہ وہ قلیل التعداد فرقوں کے ساتھ عدل اور انصاف کا برتاؤ کر سکیں۔ ادھر سیاسی حالات روز بروز نہایت نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اور نئی اصلاحات میں اگر ہر فرقہ کے مسلمانوں نے اپنے اپنے حقوق کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کیا۔ اور پھر متحدہ قوت نہ پیدا کی تو سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ شیعہ اہل حدیث۔ اور احمدی سیاسی اتحاد کی بنیاد رکھی جائے۔ اور سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے پُر زور کوشش کی جائے

بے شک شیعہ اور اہل حدیث مسلمان اکثریت رکھنے والے فرقہ سے مایوس ہو کر علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ کی سیاسیات کے لحاظ سے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جو لوگ اپنی اکثریت کے گھمنڈ میں کسی قلیل التعداد فرقہ کے ساتھ ناانصافی روا رکھیں۔ ان سے علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اپنی سیاسی طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے ایسی جماعتوں سے اتحاد بھی پیدا کیا جائے جن کے اغراض و مقاصد ایک ہی رنگ رکھتے ہوں۔ اور جو آپس میں رواداری۔ اور انصاف کا برتاؤ کرنے کے لئے تیار ہوں

ہمارے خیال میں شیعہ۔ اہل حدیث۔ اور احمدی سیاسی اتحاد کے متعلق اس وقت خاص توقعات موجود ہیں۔ اور اس کی بہت بڑی ضرورت بھی لاحق ہے۔ اگر ان جماعتوں کے ذمہ وار اصحاب توجہ فرمائیں۔ تو ایسے اصول پر یہ سیاسی اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ جو ہر فریق کے لئے مفید۔ اور قابل قبول ہوں۔ اور یہ اتحاد قائم بھی رہ سکتا ہے کیونکہ ان فرقوں میں سے ہر فریق اکثریت کا ستایا اور دکھ دیا ہوا ہے۔ اور اس کا یہ احساس بالکل تازہ ہے۔ کہ ناانصافی اور نارواداری نہایت ہی قابلِ نفرت فعل ہیں۔ پھر یہی اتحاد دوسرے مسلمانوں کو بھی سیاسیات میں متحد کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے:

اگر شیعہ۔ اہل حدیث اور احمدی متحد ہو کر اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت شروع کر دیں۔ تو جہاں حکومت اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے مقابلہ میں نہایت شاندار نتائج نکل سکتے ہیں۔ وہاں حنفی فرقہ کے عام مسلمانوں کو ان لوگوں کے قبضے سے جنہیں اپنے ذاتی اغراض کے ماتحت مسلمانوں کا اتحاد گوارا نہیں۔ آسانی نکالا جا سکتا۔ اور اتحاد کے برکات سے آگاہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح مسلمانانِ ہند کا نہایت شاندار سیاسی اتحاد قائم ہو سکتا ہے:

لدھیانہ میں احرار اور صدر احرار کی مٹی پلید

۲۴ جولائی کی رات کو زیر صدارت مسٹر ایم حسن لطیفی بی۔ اے جنرل سیکرٹری مسلمانان لدھیانہ کا ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد پانچ ہزار کے قریب تھی۔ مختلف اصحاب نے مسجد شہید گنج لاہور کے سلسلہ میں مجلس احرار کی مجرمانہ خاموشی کے متعلق تقریریں کیں۔ ایک صاحب نے مسجد شہید گنج کے حالات اور مسجد ضرار کے حالات میں تطبیق دیتے ہوئے کہا کہ مسجد ضرار کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی ارشاد فرمایا۔ کہ یہ مسجد فتنوں کا موجب ہے۔ اس لئے اس کی بنیادوں کو اکھاڑ دو۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو اس مسجد کو مسمار کر دیا گیا۔

یہ کہنا تھا کہ عام پبلک یک لخت مشتعل ہو گئی۔ اور مقرر صاحب پر آوازے کسنے شروع کر دیئے۔ کہ یہ مجلس احرار کا نمائندہ ہم پر جال ڈالنا چاہتا ہے۔ ہم ناموس شریعت کی ہتک برداشت نہیں کر سکتے۔ سٹیج سے اترآؤ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد ایک مولوی صاحب نے پُرجوش تقریر شروع کی۔ اور نہایت درد بھرے لہجے میں پبلک کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ آہ "مسلماناں درگور و مسلمانی درکتاب" کا کھلا کھلا نقشہ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ کس قدر غضب کا مقام ہے۔ کہ مسجد ضرار کے گرانے والے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور مسجد شہید گنج کے گرانے والے سکھوں کو ہمرتبہ قرار دے کر ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اسلام کے لئے بدقسمتی کے ایام اور کیا آئیں گے۔ دوران تقریر میں نعرہائے تکبیر بلند ہوئے۔ اسی اثنا میں بعض احراریوں نے مجلس احرار اور مولوی حبیب الرحمٰن زندہ باد کے نعرے لگانے چاہے۔ اس پر مجلس احرار برباد۔ حبیب الرحمٰن مردہ باد۔ عطاء اللہ مردہ باد وغیرہ وغیرہ کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ اور احراریوں کے نعرے برباد اور مردہ باد کے نعروں میں دب کر رہ گئے۔

الغرض ان موافق اور مخالف تقریروں کے بعد مجلس احرار پر عدم اعتماد اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کے خلاف اظہار نفرت کا ایک ریزولیوشن مسٹر لطیفی نے پیش کیا۔ حاضرین نے ریزولیوشن کو پاس کرتے ہوئے مجلس احرار برباد۔ حبیب الرحمٰن مردہ باد۔ عطاء اللہ مردہ باد کے نعرے لگائے۔ اس کے بعد آنے والی صبح کو شہر کا بچہ بچہ مجلس احرار اور صدر احرار کے خلاف حقارت اور نفرت کے جذبات کے ٹھاٹھیں مارنے والے سمندر میں بہتا ہوا دکھائی دیا۔

اس کے بعد کھسیانی بلی کھمبا نوچنے پر اتر آئی۔ اس نتیجہ سے بے خبر کہ یہ کھمبا نوچنا اس کے لئے مزید ذلت اور رسوائی کا موجب ہوگا۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے ۲۶ جولائی کی رات کے جلسہ کا اعلان کر دیا۔ جب اعلان کا ڈھول پیٹا جا رہا تھا۔ پبلک نے ڈھنڈورچی پر بھی مردہ باد کے نعرے لگائے۔ اور بعض سنجیدہ لوگوں نے مولوی صاحب کو مشورہ بھی دیا۔ کہ اب ڈھول کا پول کھل چکا ہے۔ اور قوم سے آپ لوگوں کی غداری الم نشرح ہو چکی ہے۔ قادیان کے خلاف آپ کی شاہی مہم کا راز طشت ازبام ہو چکا ہے۔ اس لئے جلسہ نہ کریں۔ ورنہ پبلک آپ کی سٹیج پر قبضہ کر کے آپ کو ذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔ مگر مولوی صاحب کے دماغ میں خدا جانے چندہ کی کس کس سکیم کے خاکے مرتب ہو رہے تھے۔ کہ دن بھر تو پریشانی کی حالت میں ان کے قاصد دوڑتے رہے۔ اور شہر کے بعض معززین اور سنجیدہ طبقہ کے افراد کو گانٹھنے کی کوشش ہوتی رہی۔ اور رات کو اپنے پرانے اڈے پر برقی قمقموں سے سٹیج کو آراستہ کر کے آبراجے۔ مگر لدھیانہ کے مسلمانوں کی آنکھیں اب اس انگریزی روشنی سے خیرہ ہو چکی تھیں۔ اور وہ اسلامی تعلیم کو حجازی چراغوں کی زیتونی روشنی میں دیکھنے کے آرزومند تھے۔ اس لئے جونہی مولوی صاحب سٹیج پر نمودار ہوئے۔ یکلخت چاروں طرف سے حاضرین کی تحقیر آمیز آوازیں بلند ہوئیں۔ کوئی بولا ہم غداروں کی باتیں سننا نہیں چاہتے۔ کسی نے کہا پہلے قادیان فنڈ کا روپیہ واپس کرو۔ پھر بات کرو۔ اب ہماری جیبیں لیڈروں کے لئے کھلی نہیں ہیں

ایک نے غلوتی اور درون خانہ کے معاملات کے متعلق آوازہ کسا۔ تو دوسرے نے کہا مولانا قادیان میں جا کر ایک سکھ کے چند گز قطعۂ زمین پر جو آپ لوگ وقتاً فوقتاً تقریریں کرتے ہیں۔ اسی کے عوض میں مسجد شہید گنج کا سودا تو نہیں ہو گیا؟ ایک صاحب نے مولوی صاحب کے عرفی نام کو تلمیحانہ الفاظ کا جامہ پہنا کر کہا کہ بوسے کا چمڑا پرانا ہو گیا ہے۔ اب نئے بوسے کی ضرورت ہے۔ اتنے میں ایک منچلا مسلمان کود کر سٹیج پر چڑھ گیا۔ اور مولانا کو بیک بینی و دو گوش سٹیج سے نیچے اتار دیا۔

مولانا نے بارہا دوسرے لوگوں کے جلسوں میں جا کر ان کی سٹیجوں پر قبضہ کیا۔ مگر آپ کی تمام عمر میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ باوجود خدا کے واسطے دینے اور ہاتھ جوڑنے کے لدھیانہ کے مسلمان مولوی صاحب کے دام تزویر میں نہ پھنسے۔ اب سٹیج پر مخالفین کا قبضہ ہو گیا۔ اور مولوی صاحب بھیگی بلی بنے خاکی وردی والی پولیس کے سایہ تلے سراسیمگی کی حالت میں دم بخود کھڑے ہو گئے۔

خدا کی شان وہ احراری جو کل اپنے آپ کو انسانیت سے بالا طبقہ میں سمجھتے تھے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کے متعلق برباد اور مردہ باد کے نعرے لگاتے اور لگواتے تھے۔ آج مسلمانوں کا بچہ بچہ مجلس احرار برباد۔ حبیب الرحمٰن مردہ باد۔ عطاء اللہ مردہ باد کے نعرے لگا رہا ہے۔ اور جذبات میں اس قدر تلاطم پیدا ہو رہا ہے۔ کہ نعروں کے بند نہ ہونے والے سلسلہ نے ہوا کے ذرات میں بھی احرار مردہ باد۔ حبیب الرحمٰن مردہ باد۔ عطاء اللہ مردہ باد کے نعروں کا تموج پیدا کر رکھا ہے۔ عالم الغیب اور قادر مطلق خدا کی قدرت کی کیا شان ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی وحی انی مھین من اراد اھانتک کس طرح پوری ہو کر مومنین کے ایمان میں ایک لذیذ عرفان پیدا کر رہی ہے۔

الغرض حریت کے بلند آہنگ دعاوی کی ڈینگیں مارنے والے احرار کے انگریزی حکومت کو فرعونی طاقت اور طاغوتی حکومت قرار دینے والے صدر مولانا حبیب الرحمٰن اسی طاغوتی حکومت کی پولیس کے زیر سایہ کھڑے ہو کر بصد منت التجا کرنے لگے۔ کہ از راہ ذرہ نوازی ہمارے گیس کے ہنڈے اور سٹیج کا سامان تو پبلک سے دلا دیا جائے۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

جب مولانا پولیس کی حفاظت میں مایوسانہ انداز میں گردن ڈھیلی کئے ہوئے اپنی ناکامی اور نامرادی پر زبانِ حال سے نوحہ خوانی کرتے ہوئے اپنی کوٹھی کی طرف روانہ ہوئے۔ تو ایک فہمیدہ مسلمان نے ایک مشہور ضرب المثل لکڑی کے پل بند ریا ناچے کے الفاظ میں خوب پھبتی کہی۔ کیوں نہ ہو۔

کوئی معشوق ہے اس پردۂ احراری میں

نامہ نگار

"زمیندار" میں کسی احراری کی شرارت

اخبار "زمیندار" ۷ اگست نے ایک مضمون "مولانا ظفر علی خان اور مولانا اختر علی خاں کو قادیانی ہو جانے کی دعوت" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اور اسے ایک سر پھرے قادیانی کا مضحکہ خیز مکتوب" قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس مضمون کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ وہ کسی احمدی کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں خواہ مخواہ مولوی ظفر علی صاحب اور مولوی اختر علی صاحب کو چڑانے کی کوشش کی گئی ہے اور مشتعل کرنے کے لئے نہایت بے ہودہ رنگ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ کوئی عقلمند تبلیغ کے لئے یہ طریق اختیار نہیں کر سکتا۔ دراصل یہ کسی احراری کی شرارت ہے۔ جو چاہتا ہے کہ اس رنگ میں "زمیندار" کو احراریوں کی پردہ پوشی پر آمادہ کر سکے۔

افسوس ہے کہ عملہ "زمیندار" نے احمدیت کے خلاف حد سے بڑھے ہوئے جذبہ عداوت کی وجہ سے غلطی میں مبتلا ہو کر اس خط کو کسی احمدی کی طرف منسوب کر دیا۔

موجودہ پُرفتن ایام کے متعلق احمدی اصحاب کے خواب

بعض احباب نے حالاتِ موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو خواب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھے ہیں۔ وُہ درج ذیل کئے جاتے ہیں (ایڈیٹر)

—— ۸۲ ——

ایک عرصہ ہؤا۔ خاکسار نے ایک خواب دیکھا۔ کہ میں مدینہ منورہ میں ہوں۔ وہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا۔ اور پوچھا حضرت اقدس (مراد حضرت سرورِ کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھا) کا مکان کہاں ہے؟ اُس نے کہا۔ آؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ وُہ مجھے ایک مکان پر لے گئی۔ اور کھڑا کر کے کہنے لگی۔ یہ مکان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مکان تو نہیں پوچھا مجھے تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاں جانا ہے۔ وہ کہنے لگی۔ وُہ مکان تو دُور ہے۔ لیکن آؤ میں تم کو مسجد میں لے جاتی ہوں۔ وہاں تمہاری ملاقات حضور علیہ السلام سے ہو جائے گی۔ چنانچہ وُہ مجھے ایک مسجد میں لے گئی۔ میں جب مسجد میں داخل ہؤا۔ تو دیکھا۔ مسجد کا صحن بہت بڑا ہے۔ غالباً ظہر کی نماز کا وقت ہے مسجد کے صحن میں لوگ بہت تھوڑی تعداد میں ہیں۔ بعض سنتیں یا نوافل پڑھ رہے ہیں۔ اور بعض بیٹھے ہوئے ذکرِ الٰہی کر رہے ہیں۔ میں نے شائد وضو وہاں کیا ہے۔ یا پہلے سے وضو تھا۔ سنتیں پڑھنے کی غرض سے ایک جگہ کھڑا ہوں۔ لیکن نماز پڑھنے سے قبل خیال آیا کہ دیکھوں۔ یہاں کوئی واقف بھی ہے۔ یا نہیں۔ مسجد کے صحن میں نظر دوڑائی۔ واقف کوئی اور تو نظر نہ آیا۔ حضور پر نظر پڑی۔ حضورؑ سب سے اگلی صف میں محراب کے عین پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور منہ قبلہ رُخ ہے میں نے جھٹ حضورؑ کے پاس پہنچ کر السلام علیکم عرض کی۔ حضورؑ نے دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا۔ اور فرمایا۔ غلام فرید! کب آئے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! ابھی پہنچا ہوں۔ پھر حضورؑ نے فرمایا۔ کیا سنتیں پڑھ چکے ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ سنتیں پڑھ لو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابھی تشریف لانے والے ہیں۔ پھر جماعت کھڑی ہو جائے گی۔ میں نے سنتیں پڑھنی شروع کر دیں۔ جب فارغ ہؤا تو دیکھا۔ محراب کے سامنے ایک کھڑکی ہے جو کھلی تھی۔ اور اُس میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فداہ روحی تشریف لائے۔ اور داخل ہوتے ہی قبلہ رُخ ہو کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور نماز باجماعت شروع ہو گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عین عقب میں حضورؑ کھڑے ہیں۔ اور میں غالباً حضورؑ کے عقب میں یا دائیں یا بائیں کھڑا ہوں۔ یہ یاد نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چار رکعات پڑھائی ہیں۔ یا دو۔ سلام پھیرتے ہی حضور علیہ السلام اس کھڑکی سے باہر تشریف لے گئے۔ اور کھڑکی بند ہو گئی۔ حضور علیہ السلام سفید چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ سر مبارک پر دستار تھی۔ اور دستار کے اوپر سفید چادر جو پاؤں تک لٹک رہی تھی حضورؑ جب کھڑکی سے باہر تشریف لے گئے تو میری آنکھ کھل گئی۔

خاکسار شیخ غلام فرید۔ از نیروبی

—— ۸۳ ——

دیکھا۔ کہ خاکسار ایک سڑک کے کنارے کھڑا ہے۔ دائیں طرف سے ایک یکہ آتا ہؤا دکھائی دیا۔ جس کو ایک خوبصورت سفید گھوڑا کھینچ رہا تھا۔ جب خاکسار کے سامنے آیا۔ تو یکایک یکے کا نچلا حصہ ٹوٹ کر گر گیا۔ ڈرائیور بھی گر پڑا۔ اور وہ سفید گھوڑا بے لگام ہو کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد معلوم ہؤا۔ کہ یہ یکہ یہودیوں کا ہے۔ یہی ماجرا دیکھ رہا تھا۔ کہ خاکسار کی آنکھ کھل گئی۔ بیدار ہوتے وقت یہ خیال تھا۔ کہ یہود سے مراد احراری۔ اور موجودہ زمانہ کے ملّانے ہیں جن کا جلدی زوال ہو جائے گا۔ خاکسار عبدالواحد سرہایا۔ جاوا۔

—— ۸۴ ——

دیکھا۔ کہ ایک وسیع میدان ہے۔ اور وہاں بے شمار لوگ بیٹھے ہیں۔ جن میں خاکسار بھی ہے۔ میرے نزدیک ایک کمرہ ہے جس میں حضورؑ رونق افروز ہیں۔ مگر اس کمرہ میں سے حضورؑ کو سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔ اور تقریباً پندرہ فٹ کے فاصلہ پر ایک اور آدمی ہے جو سب کا فوٹو لینے لگا ہے۔ کیمرہ بہت بڑا ہے اتنے میں حضورؑ کمرہ سے باہر تشریف لے آئے حضورؑ کی شکل بہت نورانی نظر آتی ہے۔ اور حضورؑ بالکل نوجوان نظر آئے۔ خاکسار حکیم عبدالمجید سرہایا جاوا۔

—— ۸۵ ——

دیکھا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ خاکسار حضورؐ کی خدمت میں بالکل پاس بیٹھا ہے۔ اس وقت حضورؐ سے استفادہ کے طور پر یہ دریافت کر رہا ہوں۔ کہ یا رسول اللہ۔ حضورؐ کی امت کی عمر کتنی ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ "ڈیڑھ دن" رؤیا کے بعد جب بیدار ہؤا۔ تو بہت تعجب ہؤا کہ معلوم نہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

—— ۸۶ ——

ایک عرصہ کی بات ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں لاہور شہر گیا ہوں۔ دہلی دروازہ کے باہر وُہ سڑک جو شمالاً جنوباً ہے۔ اس طرح کی ایک سڑک معلوم ہوتی ہے۔ جس کے دونوں کناروں پر دو دو تین تین منزلہ مکان کے لگ بھگ اونچے درخت ہیں۔ سڑک کے مغربی کنارے پر بہت سے اونٹ ہیں۔ جو سخت کینہ ور اور بہت قوی معلوم ہوتے ہیں۔ اور مشرقی کنارے پر ایک مینڈھا ہے جس کے دو بڑے بڑے سینگ بھی ہیں۔ اسی تماشا میں کیا نظر آتا ہے۔ کہ وُہ مینڈھا اپنے وجود۔ اور اپنے قد و قامت میں بڑھتا۔ اور ترقی کرتا ہے۔ اور بڑھتے بڑھتے اتنا اونچا قد و قامت اس کا ہونے لگا ہے۔ کہ درختوں کی چوٹیوں سے بھی اونچا دکھائی دینے لگا۔ تب ساری دُنیا کے لوگوں کی نگاہیں اٹھی ہیں۔ اور لوگوں کی زبان پر یہ فقرہ تکرار کے ساتھ جاری ہے۔ کہ ایسا مینڈھا آج تک نہیں دیکھا گیا۔ تب اس کے بالمقابل اونٹوں کی یہ حالت ہوئی۔ کہ جُوں جُوں وُہ مینڈھا بڑھتا ہے۔ اونٹ لاغر اور دُبلے ہوتے جاتے ہیں۔ اور جب وُہ مینڈھا درختوں کی چوٹیوں کے اوپر سے لوگوں کو دکھائی دینے لگا۔ اور سب دُنیا دیکھ کر متعجب ہونے لگی۔ اس وقت اونٹ صرف استخوانوں کا ڈھانچہ رہ گئے۔ جن میں بالکل جان معلوم نہیں ہوتی۔

اس کے بعد بیدار ہو گیا۔ تفہیم یہ ہُوئی۔ کہ مینڈھا حضورِ اقدس کا تعبیری شکل میں تمثل ہے۔ اور اونٹ غیر احمدی اور غیر مبائعین ہیں۔ اور مینڈھا شہباز کا سلسلہ جھگڑے اور مقابلے ہیں۔ جو حضورؑ کی ترقیات کے شرائط اور ذرائع بتائے گئے۔ جن کے ذریعہ حضورؑ ترقی کرتے کرتے اور بڑھتے بڑھتے آخر اس بلند ترمقام ترقی کو حاصل فرمائیں گے۔ کہ ساری دُنیا حیرت اور تعجب کی نگاہوں سے دیکھ کر ششدر رہ جائے گی۔ مینڈھے کے دو بڑے بڑے سینگوں سے مذہبی اور سیاسی یا دینی اور دنیوی حسنات اور برکات مراد ہیں۔ جن کے حصول کا ذریعہ حضورِ اقدس۔ اور حضورؑ کی شبانہ روز کی مساعی جمیلہ کا بالستمرار اور پیہم سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

والحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللّٰھم زد فزد۔

خاکسار غلام رسول راجیکی۔ حیدرآباد دکن

—— ۸۷ ——

میری دختر فضیلت بیگم کو اکثر سچے خواب آتے ہیں۔ چند روز گزرے۔ اس نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہوائی جہاز اُڑ رہا ہے۔ اس میں بہت سے احراری اور منافقین سوار ہیں۔ منافقین کی تعداد دوسروں کی نسبت زیادہ ہے۔ اس جہاز میں چند احمدی بھی سوار ہیں۔ چند اور اشخاص آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ احمدی اس جہاز سے اُتر جائیں یہ جہاز تباہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ احمدی آرام سے آہستہ آہستہ زمین پر اُتر آئے اور باقی جہاز تباہ ہو گیا۔

—— ۸۸ ——

اس سے چند ماہ قبل اس نے دیکھا۔ کہ ایک بہت بڑا چبوترہ ہے۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ معہ بہت سے دیگر اشخاص کے رونق افروز ہیں۔ یہ لڑکی بھی وہیں ہے۔ اس چبوترہ پر ایک شخص ہے۔ جو اپنی جیب میں بار بار ہاتھ ڈال کر پستول نکال کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ دخترم اس کا ہاتھ پکڑتی ہے۔ تو حضورؑ نے فرمایا۔ کہ کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد وہاں بہت نفیس اسباب از قسم غالیچے وغیرہ پڑا نظر آتا ہے اور ایک بہت بڑا ڈھیر دُھنی ہوئی روئی کا بھی پڑا ہے۔ اور ایک چھوٹا ڈھیر بھی الگ پڑا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ دیکھو۔ یہ بڑا ڈھیر تو میں

فرقہ بہائیہ کے خلافِ اسلام اور مشرکانہ عقائد

بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت اور عبدالبہا کی بیعت فارم

۳

"الفضل" کی ایک گذشتہ اشاعت میں بہائیوں کی مسلّم کتب کے حوالجات سے یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت کا تھا۔ وہ واضح الفاظ میں اپنے آپ کو مالک القدر۔ خالق الاشیاء موجد الاشیاء مالک العرش والثریٰ۔ واہب الرحمہ محیط کل۔ مہیمن۔ قیوم۔ مرسل الرسل۔ منزل الکتب اور قادر مطلق کہتا ہے۔ اور یہ تمام کی تمام صفات خدا تعالےٰ کا خاصہ ہیں۔ اس کے سوا کسی اور میں ان کا وجود تسلیم نہیں کیا جا سکتا مگر اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ بہاء اللہ کی کتب میں بعض ایسی عبارتیں بھی موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو انسان سمجھتا تھا۔ اس تناقض کی وجہ سے وہ لوگ جو حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے دوررس نگاہ نہیں رکھتے بسا اوقات دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ جب کوئی انسان خدائی کا دعویدار ہوگا۔ تو لازمًا ایسی طرز پر دعویٰ کرےگا کہ اُسے انسان سمجھتے ہوئے لوگ خدا کہیں۔ بہاء اللہ پہلا مدعی الوہیت نہیں۔ بلکہ اس سے پہلے اور بھی کئی مدعیانِ الوہیت گذر چکے ہیں۔ وہ سب حوائج بشری کے محتاج رہتے۔ اسی لئے تمام مدعیانِ الوہیت دعویٰ خدائی کے ساتھ اقنوم بشری کو بھی ساتھ رکھتے رہے ہیں۔ بہاء اللہ نے بھی اپنی الوہیت کو اسی رنگ میں پیش کیا جیسا کہ وہ لکھتا ہے۔ قد ظهرت الكلمة التى سترها الاين انها قد نزلت على هيكل الانسان فى هذا الزمان تبارك الرب الذى هو الرب قد اتى بمجده الاعظم بين الامم (کتاب مبین ص ۵۳) یعنی وہ کلمہ جسے بیٹے نے پردہ میں رکھا ہوا تھا۔ ظاہر ہو گیا۔ جو اس زمانہ میں ہیکلِ انسانی پر اترا ہے مبارک ہے وہ رب جو اپنی عظمت کے ساتھ امتوں کے درمیان آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہیکلِ انسانی میں خدا ہونے کا دعویٰ نہایت زور کے ساتھ کیا ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں ثابت کیا جا چکا ہے۔ اور جیسا کہ مزید تائید کے لئے بعض اور حوالجات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

کتاب مبین صفحہ ۲۹۸ میں بہاء اللہ لکھتے ہیں۔ حملنا الشدائد من كل ذلي بعد اذ كان فى قبضتنا ملكوت السموٰت والارضين یعنی ہم نے ہر ایک ذلیل سے ذلیل تر آدمی سے تکلیفیں اٹھائیں۔ باوجودیکہ تمام آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہمارے ہاتھ میں ہے

کتاب مبین صفحہ ۳۲۳ میں لکھتے ہیں:- هٰذا كتابٌ نزل بالحق من لدن عزيز حكيم. ينطق بانى انا المسجون فى هذا السجن العظيم. یعنی یہ کتاب اس عزیز و حکیم ہستی کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں عکا کے قید خانہ میں قید ہوں۔

اقتدار صفحہ ۳۹ میں بہاء اللہ نے لکھا ہے كذالك نطق القلم اذ كان مالك القدم فى سجنه الاعظم بما اكتسبت ايدى الظالمين یعنی قلم اعلےٰ نے اس وقت نطق کیا۔ جب مخلوق کا قدیمی مالک (مراد بہاء اللہ) ظالموں کی شرارت سے قید خانہ میں پڑا ہوا تھا۔ ظاہر ہے۔ کہ بہاء اللہ کسی طرح اپنے آپ کو مخلوق کا مالکِ قدیم نہیں کہہ سکتا تھا۔ جب تک وہ اپنے آپ کو خدا نہ سمجھتا۔

اقتدار صفحہ ۱۱۴ میں بہاء اللہ اپنی نسبت لکھتے ہیں:- اذا يراه احد فى الظاهر يجده على هيكل الانسان بين ايدى اهل الطغيان واذا يتفكر فى الباطن يراه مهيمنًا على من فى السموٰت والارضين کہ بہاء اللہ کو دیکھنے والا انسان ظاہر میں تو اس کو انسانی شکل میں ہی دیکھتا ہے لیکن جب کوئی شخص اسکے باطن پر غور کرتا ہے۔ تو آسمانوں اور زمینوں کی کل مخلوق کا اس کو محافظ پاتا ہے

اقتدار ص ۱۲۳ میں بہاء اللہ ایک شخص کو لکھتے ہیں:- "فضل را مشاہدہ کن بلقائے رسیدہ کہ تو در محلِ خود ساکنی و حق در سجن اعظم مع بلایائے لا تحصیٰ ذکر تو مشغول تا از عنایاتش محروم نمانی واز الطافش ممنوع نشوی" کہ اے مخاطب تو اپنے گھر میں آرام سے ہے۔ اور خدا تعالےٰ جو بےحد مصیبتوں میں ہے قید خانہ میں تجھکو یاد کرتا ہے

الواح مبارکہ کے صفحہ ۲۱۶ میں بہاء اللہ بطور شکوہ لکھتے ہیں۔ ورد علينا من الذين خلقوا بامرى من عندنا. یعنی ہم پر مصائب ان لوگوں کی طرف سے وارد ہوئے ہیں۔ جو ہمارے حکم سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی طرح الواحِ مبارکہ ص ۲۱۷ میں ہے کہ ما دونى قد خلق بامرى۔ یعنی میری ذات کے سوا جو کچھ ہے۔ وہ سب میرے امر سے پیدا شدہ ہے

کتاب مبین صفحہ ۳۴۷ میں بہاء اللہ ایک شخص کو اپنی حمد کرنے کا حکم دیتے ہوئے لکھتے ہیں قل لك الحمد يا من مبدع الاكوان بما ذكرتنى فى السجن اذ كنت بين ايدى الفجار یعنی تو یوں کہہ۔ کہ اے کائنات کے پیدا کرنے والے رب رحمٰن۔ تیری حمد ہو۔ کہ تو نے مجھ کو ایسے حال میں یاد کیا۔ جبکہ تو ظالموں کے ہاتھ میں قید ہے۔

ان حوالجات سے جن میں بشرطِ ضرورت اور بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اور جو بہاء اللہ کی اپنی کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں۔ یہ امر واضح ہے۔ کہ بہاء اللہ کا دعوےٰ خدا ہونے کا تھا۔ اسی قسم کا دعویٰ خدائی جیسا کہ عیسائی حضرت مسیح علیہ السّلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

زمیندار کے بہائی مضمون نگار نے اپنے مضمون میں تیسری بات یہ لکھی ہے۔ کہ "حضرت عبدالبہا نے نہایت صریح اور زوردار الفاظ میں ان لوگوں کا منہ بند کیا ہے۔ جو اپنے آپ کو مسیح یا خدا کا بیٹا کہنا چاہتے تھے۔ پھر یہ کہنا کہ حضرت عبدالبہا خدا کا بیٹا کہلاتے تھے۔ منافقت نہیں۔ تو اور کیا ہے" (زمیندار ۲۶ جولائی ۳۵ء)

منافقت کا الزام لگانیوالا بہائی۔ ذرا یہ تو بتائے کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مضمون میں کس جگہ میرزا حسین علی کے بیٹے عباس آفندی المعروف بہ عبدالبہا کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ وہ خدا کا بیٹا کہلاتے تھے اگر عبدالبہا کا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے مضمون میں کسی جگہ ذکر بھی نہیں آیا۔ تو بہائی مضمون نویس کو اپنے اس فعل پر شرم آنی چاہئیے عبدالبہا کے عام القاب۔ اگرچہ غصن اعظم۔ غصن اللہ الاعظم۔ من ارادہ اللہ۔ من طاف حولہ الاسماء۔ الفرع الكريم المنشعب من الاصل القديم۔ سرّ اللہ۔ سرکار آقا۔ اور حضرت آقا وغیرہ ہیں۔ جو بذاتِ خود اس امر کا ثبوت ہیں کہ اس کا دعوےٰ بھی معمولی نہ تھا۔ مگر جبکہ نہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اور نہ کسی اور احمدی دوست نے یہ لکھا۔ کہ عبدالبہا الوہیت کا مدعی تھا تو خود بخود ایک نظریہ قائم کر کے اس کی تردید کرنا کسی عقلمند آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔

چوتھی بات بہائی مضمون نگار نے یہ لکھی ہے "کہ یہ بات ہر شخص پر جو اہلِ بہا سے ذرہ بھی واقف ہے۔ روشن ہے۔ کہ اہلِ بہا میں کوئی بیعت فارم نہیں ہے۔ پھر ایک مفروضہ جھوٹی بیعت فارم کو پیش کرنا جھوٹ اور منافقت نہیں تو اور کیا ہے"

اسکے متعلق بہائی مذہب کے مشہور محقق مسٹر براؤن کی ایک کتاب کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ وہ اپنی کتاب "میٹیریلز فار دی سٹڈی آف دی بابی ریلیجن" کے صفحہ ۱۲۱ میں لکھتے ہیں "مندرجہ ذیل مضمون اس بیعت فارم کا ہے۔ جو بہائیوں کی طرف سے عیسائی لڑکوں کو دی جاتی ہے۔ اور جس میں بہاء اللہ کے جانشین عبدالبہا کے متعلق ان الفاظ میں اقرار لیا جاتا ہے۔ کہ

"اے غصن اعظم (عبدالبہا) میں عاجزی سے اقرار کرتا ہوں۔ خدائے قادر مطلق کے ایک ہونیکا جو میرا پیدا کرنے والا ہے۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہوا اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اس نے اپنا ایک کنبہ قائم کیا۔ اور پھر یقین رکھتا ہوں۔ اس کے اس دُنیا سے رخصت ہو جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ اس نے اپنی بادشاہت تجھ کو دی ہے۔ اے غصن اعظم جو اس کا نہایت ہی پیارا بیٹا اور راز ہے"

اس فارم بیعت میں بہاء اللہ کی خدائی کے متعلق اسی طرح اقرار لیا جاتا ہے۔ جس طرح عیسائی فرقہ کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام انسانی شکل میں خدا تھے۔ نیز اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ تحریر فرمایا۔ کہ بہاء اللہ کے خلیفہ کی بیعت فارم میں صاف لفظوں میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ خدا کا بیٹا ہے بالکل درست ہے۔ کیونکہ اس بیعت فارم میں جہاں لکھا گیا ہے کہ خدائے قادر مطلق انسانی شکل میں ظاہر ہوا وہاں یہی لکھا ہے کہ "اے غصن اعظم جو اس کا نہایت ہی پیارا بیٹا اور راز ہے۔" پس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ لفظاً بلفظ درست ہے۔ اور وہی کچھ بہائیت کی مسلّم کتب سے ثابت ہے۔ بہائی اگر اپنے مذہب کی خاص ہدایات کے ماتحت کھلے طور پر اس کا اقرار نہ کریں۔ تو اور بات ہے؎

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

حکومتِ جاپان کے اہم سیاسی مسائل

الفضل کے خاص نامہ نگار مقیم کوبے کے قلم سے

مسائل حاضرہ

کوبے ۱۰ جولائی ۱۹۳۵ء۔ چونکہ چین میں حالات جاپان کے نقطۂ نگاہ سے بہت حد تک ردبہ اصلاح ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس ہفتہ کے دوران میں جاپانی اخبارات میں چین کے معاملات کا زیادہ چرچا نہیں رہا۔ اس کی بجائے ڈاکٹر منوبے کی نظام سلطنت اور شہنشاہ کی حیثیت کے متعلق نئی تھیوری پر بحث جاپان کے سکولوں میں مذہبی تعلیم کی ضرورت اور جنرل مساکی چیف آف ملٹری ایجوکیشن کے استعفیٰ وغیرہ معاملات پر اخبارات کی نظر رہی ہے۔ ڈاکٹر منوبے کی تھیوری پر بحث تو کچھ ایسی نئی نہیں ہوئی۔ یہ قصہ چند ماہ پیشتر کا چلا ہوا ہے۔ جس کو اس ہفتے میں اخبارات میں نئی اہمیت حاصل ہو گئی۔ جاپان میں اس تھیوری کا طرفدار شاید ہی کوئی ہو۔ ابھی تک یہ تھیوری محض ایک خیال ہی ہے۔ جس کا ڈاکٹر منوبے نے اپنی بعض تحریرات میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہ بات اس قسم کے خیالات میں سے ہے۔ جن کا اگر ایک دفعہ ذکر دنیا میں چھڑ جائے۔ تو ان کو کلی نابود کر دینا قریباً قریباً محالات سے ہوتا ہے۔ اس وقت تک رائے عامہ اور فوجی حلقے زور دار طریق پر اس تھیوری کے خلاف ہیں۔ اور گورنمنٹ کی یہ کوشش ہے کہ اس خیال کو سراسر کچل دیا جائے۔ ایسا کہ پھر کبھی اس کو زندہ نہ کیا جا سکے۔ ان دنوں اس تھیوری کو زیادہ اہمیت اس لئے حاصل ہو گئی۔ کہ موجودہ کیبنٹ کے مخالف اس کوشش میں ہیں۔ کہ اس سوال کے ذریعہ اوکاڈا کیبنٹ کو توڑ دیا جائے۔ وزیر بحری اور وزیر جنگ دونوں اس تھیوری کے خلاف ہیں۔ اور وزیراعظم پر زور دیتے رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو اس بارہ میں ایک مفصل بیان شائع کرنا چاہیئے۔ جس سے یہ سوال ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائے۔

وزیراعظم اس پر رضامند بھی ہو گئے ہیں۔ اور توقع ہے کہ ۲۹ جولائی کے قریب یہ بیان شائع ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں ساتھ ہی ۱۸ جولائی کو یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے۔ کہ اگر وزیراعظم نے ایسا بیان شائع نہ کیا۔ تو وزیر جنگ جنرل ہیاشی خود اپنی ذمہ داری پر اس بارہ میں اقدام کریں گے۔ اور فوج میں تو انہوں نے پہلے ہی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ نئی تھیوری جاپانی روایات اور جاپانی نظام سیاسی کی روح کے سراسر مخالف ہے

سکولوں میں مذہبی تعلیم

جاپان کے سکولوں میں اس وقت کسی قسم کی مذہبی تعلیم نہیں دی جاتی۔ اور لمبے عرصہ سے یہ بات اسی طرح چلی آتی ہے۔ مگر حال میں بعض حلقوں میں یہ خیال پیدا ہونا شروع ہوا ہے۔ کہ سکولوں میں مذہبی تعلیم دی جانی چاہیئے۔ اس سے جاپانی قوم کی اخلاقی بنیاد زیادہ مضبوط اور دیرپا ہو جائے گی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ تا حال اس خیال کو زیادہ تقویت حاصل نہیں ہوئی۔ تاہم محکمہ تعلیم اس بارہ میں غور کر رہا ہے۔ اور نارمل سکولوں کے پرنسپلوں کی جو کانفرنس اس سال ہوئی۔ اس میں یہ معاملہ برائے غور پیش ہوا۔ جو لوگ اس خیال کے مخالف ہیں۔ ان کو اندیشہ اس بات کا ہے کہ اگر سکولوں میں مذہبی تعلیم شروع کر دی گئی۔ تو جاپان میں اسی قسم کی مذہبی بحثیں اور جھگڑے نہ چھڑ جائیں۔ جو بعض دوسرے ممالک مثلاً ہندوستان میں فضا کو عموماً مکدر رکھتے ہیں۔ مزید براں وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر یہ فیصلہ کیا جائے کہ مذہبی تعلیم دینی چاہیئے۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ کونسے مذہب کی تعلیم دی جائے۔ اور کونسے کی نہ دی جائے۔ کیونکہ جاپان میں تین مختلف مذاہب کے پیرو پائے جاتے ہیں۔ بدھ، شنٹو اور عیسائی پھر ساتھ ہی یہ سوال بھی حل کرنا ہوگا۔ کہ یہ مذہبی تعلیم دے کون

ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جاپانی قوم کی اخلاقی بنیاد اب بھی خوب مضبوط ہے اور جاپان کی قومی روایات نہایت اعلےٰ اخلاق کا سبق دیتی ہیں۔ بہر حال یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ اور جو بھی فیصلہ اس بارہ میں بالآخر ہو۔ اس کا اثر جاپان کی آئندہ تاریخ پر نہایت گہرا ہوگا۔

جنرل مساکی کا استعفےٰ

جاپان کی باگ ڈور اصل میں فوجی حلقوں کے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ ملکی معاملات پر اور عام جاپانی قوم پر کسی دوسرے طبقہ کو وہ اثر حاصل نہیں۔ جو فوجی طبقہ کو حاصل ہے۔ اور پھر فوجی طبقہ میں تین عہدے سب سے زیادہ اثر رکھنے والے ہیں۔ یعنی وزیر جنگ چیف آف دی جنرل سٹاف اور چیف آف ملٹری ایجوکیشن۔ یہ وہ فوجی تثلیث ہے۔ جس کے قبضہ میں جاپان کا فوجی نظام اور پھر جاپانی قوم کا تمام سیاہ و سفید ہے۔

جنرل ہیاشی موجودہ وزیر جنگ بعض باتیں اپنے محکمہ میں جاری کرنا چاہتے ہیں جن کے نتیجہ میں وزیر جنگ کا تصرف افواج پر زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں وزیر جنگ اور چیف آف ملٹری ایجوکیشن جنرل مساکی میں بعض امور میں اختلاف تھا۔ جب یہ اختلاف دور نہ ہو سکا تو وزیر جنگ نے جنرل مساکی کو دعوت دی۔ کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں لیکن جنرل مساکی نے اس نصیحت کو قبول نہ کیا۔ دونوں نے آپس کی گفت و شنید سے اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ ہوا اور آخرش وزیر جنگ نے جنرل مساکی کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں۔ جنرل مساکی نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ اور ان کی جگہ جنرل وتنابے کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ جنرل وتنابے سے پریس کے نمائندوں نے تقرر کے بعد ملاقات کی۔ اور جو سوالات پریس کے نمائندوں نے ان سے کئے۔ اور جن پر جنرل وتنابے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں سے ایک پروفیسر منوبے کی تھیوری تھی۔ جنرل وتنابے نے پروفیسر منوبے کے خیال سے کلی مخالفت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ فوجیوں کو ایسے مسائل پر بحث میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ جنرل وتنابے نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ فوجی حلقوں میں پروفیسر منوبے کی تھیوری کا کچھ اثر نہیں ہوا۔

روس اور جاپان

وزیر جنگ کا بعض امور میں وزیر خارجیہ کا کی ہرو تا سے قدرے اختلاف معلوم دیتا ہے۔ کا کی ہروتا کچھ عرصہ پہلے ماسکو میں جاپانی سفیر رہ چکے ہیں۔ اور اگر روس اور جاپان میں اس وقت اتنی کشیدگی نہیں جتنی آج سے دو سال پہلے تھی۔ تو یہ زیادہ تر اس ذاتی اثر کی وجہ سے ہے۔ جو ہروتا کو دونوں ملکوں میں حاصل ہے۔ مگر روسی جاپانی سرحدی کمیٹی جس کے قائم کرنے کا معاملہ ٹوکیو اور ماسکو دونوں میں زیر غور ہے۔ اس سے جاپانی فوجی حلقوں میں چنداں فائدہ کی توقع نہیں کی جاتی۔ فوجی حلقوں کی رائے کا لب لباب یہ ہے۔ کہ یہ خیال کر لینا جاپان کے لئے خطرناک غلطی ہوگی۔ کہ سوتھ مانچوریا ریلوے کے بارہ میں تصفیہ کے بعد روس کے تعلقات جاپان کے ساتھ دوستانہ ہو گئے ہیں۔

احراری کے قاتلانہ حملہ کے خلاف جماعتہائے احمدیہ کا اظہار غم و غصہ

مندرجہ ذیل جماعتوں نے بھی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر احراری غنڈے کے قاتلانہ حملہ کے خلاف انتہائی غم و غصہ کے ریزولیوشن ارسال کئے ہیں۔ مگر عدم گنجائش کی وجہ سے صرف ان کے نام درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) جماعت احمدیہ مٹھہ ٹوانہ (ضلع سرگودھا) (۲) قصور (۳) بدوملہی (۴) ہوشیارپور (۵) حسن پور کلاں دلکشہ دیہات ضلع ہوشیارپور (۶) دھرگ میانہ (۷) واہ ضلع ہزارہ (۸) تلونڈی موسے خاں (۹) عارف والہ ضلع منٹگمری (۱۰) کیریاں ضلع ہوشیارپور (۱۱) پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ (۱۲) فیض اللہ چک (۱۳) اور مبالکوٹ دوگانوالی ضلع سیالکوٹ (۱۴) طالب پور پنگوال ضلع گورداسپور (۱۵) تیجہ کلاں ضلع گورداسپور (۱۶) بٹالہ (۱۷) احمد آباد سٹیٹ (سندھ) (۱۸) احمدی پورا ضلع جہلم (۱۹) لجنہ اماء اللہ گجرات (۲۰) جماعت احمدیہ سعد اللہ پور ضلع گجرات (۲۱) مانسہرہ ضلع ہزارہ (۲۲) پنڈی چری ضلع شیخوپورہ (۲۳) لجنہ اماء اللہ لدھیانہ (۲۴) لجنہ اماء اللہ تلونڈی موسے خاں (۲۵) جماعت احمدیہ عینوالی (۲۶) کیل پور (۲۷) احمدیہ جنگ نیز ایسوسی ایشن گوجرانوالہ (۲۸) نشنل لیگ سرگودھا (۲۹)

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

خانیوال میں جلسہ

غلام رسول صاحب خانیوال سے لکھتے ہیں
۸-۹-۱۰ ر جولائی یہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ ہوا ہندو۔ سکھ۔ مسلمان نہایت شوق سے آئے اور تقریریں سنتے رہے۔ احراریوں کی انتہائی اشتعال انگیزی کے باوجود کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور میں نہیں آیا۔ پہلی تقریر مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے ہستی باریتعالیٰ اور عالمگیر مذہب پر کی۔ اور اسلام کی فضیلت ثابت کی۔ دوسرے روز مولوی صاحب نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اس اعتراض کا مدلل جواب دیا۔ کہ احمدی نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ آپ نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چند پہلو بیان کئے۔ ان کے بعد پروفیسر عبدالقادر صاحب ایم اے نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہت مدلل تقریر کی۔

آخری روز مولوی محمد سلیم صاحب نے ختم نبوت پر تقریر کی۔ اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے احراریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے جلسہ کے اختتام پر مرزا غلام غوث صاحب پنشنر رکن انجمن اسلامیہ نے باجازت صدر جلسہ اعلان کیا۔ کہ قریشی محمود احمد صاحب کے خلاف انجمن اسلامیہ کے جلسہ میں جو ریزولیوشن پاس ہوا تھا۔ وہ انجمن کی طرف سے نہیں۔ بلکہ بعض افراد کی طرف سے تھا۔

حیدر آباد میں تقریر

عبدالقادر صاحب حیدر آباد سے لکھتے ہیں۔ کہ مجلس انیس الغرباء نے جلسہ میلاد منعقد کیا۔ جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے "رحمتہ للعالمین کی شان رحمت" اور "حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریریں کیں۔ سامعین نے جن میں اعلیٰ اور متوسط طبقہ کے لوگ زیادہ تھے۔ ان تقریروں کو بہت پسند کیا۔ بلکہ بعض لوگ تو یہاں تک کہہ رہے تھے۔ کہ اگر قادیانیت گمراہی ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسے ایسے فاضل لوگ کس طرح اس میں داخل ہو گئے ہیں۔

سیالکوٹ میں پبلک لیکچر

مولوی نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین پبلک جلسے کئے گئے۔ پہلا جلسہ محلہ اسلام آباد میں کیا گیا۔ جہاں مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل اور شیخ عطاء اللہ صاحب پلیڈر نے تقریریں کیں۔ دوسرا جلسہ بھی اسی محلہ میں ہوا جس میں مولوی دل محمد صاحب مولوی محمد شریف صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ احراریوں نے قریب ہی شرارت کے لئے اپنا جلسہ شروع کر دیا۔ اور بیہودہ نظمیں پڑھتے رہے۔ تیسرا جلسہ احمدیہ لیکچر ہاؤس میں کیا گیا۔ جہاں خاکسار اور مولوی محمد شریف صاحب نے تقریریں کیں۔

جموں میں احراریوں کی فتنہ انگیزیاں

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ جموں لکھتے ہیں۔ یہاں احراریوں کی طرف سے بہت مخالفت کی جا رہی ہے۔ ۹ ر جولائی احراریوں نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں ایک شخص غلام حیدر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسجد شہید گنج سکھوں نے احمدیوں کے کہنے پر گرائی ہے۔ ۱۲ ر جولائی ایک جلسہ میں شیخ غلام قادر اور ساغر صاحب نے ہمارے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور اس بات پر بہت زور دیا۔ کہ مسلمان احمدیوں کو قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیں۔

رہتک میں جلسہ

سید محمود احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۸ ر جولائی انصار اللہ نے تبلیغی جلسہ کیا۔ ماسٹر نجم الدین صاحب نے صداقت سرور کائنات از روئے توریت و انجیل ثابت کی۔ خاکسار نے اجرائے نبوت اور پروفیسر دوست محمد صاحب ایم اے بی ٹی نے کوئٹہ کے زلزلہ اور ایبٹ آباد کی آتشزدگی کے موضوع پر تقریریں کیں۔ بعض غیر احمدی بھی شریک مجلس تھے۔

شاہ مسکین میں جلسہ

محمد اشرف صاحب لکھتے ہیں۔ ۶-۷ جولائی جماعت احمدیہ کا جلسہ کیا گیا۔ احراریوں نے بائیکاٹ کر دیا۔ حتیٰ کہ کرایہ پر دیگیں وغیرہ بھی نہ مل سکیں۔ اور کمیوں کو کام کرنے سے روک دیا۔ آخر لاہور سے برتن لاری پر لائے گئے۔ اور کام کرنے والے دوسرے دیہات سے مہیا کئے گئے۔ حافظ غلام رسول صاحب اور مولوی ظہور حسین صاحب نے دلچسپ تقریریں کیں۔ جناب شیخ محمد عمر صاحب نے کتب سابقہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کی۔ اور گیانی واحد حسین صاحب نے سکھ مذہب کے متعلق دلچسپ تقریر کی۔ اور بھی بعض تقریریں ہوئیں۔ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

علاقہ مردان میں تبلیغ

مولوی خلیل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں۔ مختلف دیہات میں سلسلہ کا لٹریچر کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اور بعض لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ ایک گاؤں میں الفضل سے حضرت امیر المومنین کے خطبات پڑھ کر سنائے۔ اور ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعض اصحاب سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔

پونچھ میں مناظرہ

سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے ایک غیر احمدی کے ساتھ اس کے مکان پر جا کر تبادلہ خیالات کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر پانچ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ۱۰ ر جولائی حیات و وفات مسیح پر ایک پرائیویٹ مناظرہ ہوا کیونکہ مخالف مولوی کو پبلک میں آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اور وہ ایک بھی آیت اپنی تائید میں پیش نہ کر سکا۔ اگلے روز پھر اسی موضوع پر گفتگو ہوئی اور احمدی مبلغ نے آیات قرآنی سے وفات مسیح ثابت کی۔ حق پسند اصحاب پر اس مباحثہ کا اچھا اثر ہوا۔

پاکپٹن میں تقریر

سیکرٹری صاحب تبلیغ پاکپٹن لکھتے ہیں احراریوں نے ایک جلسہ کر کے جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت گندے اور دلآزار حملے کئے۔ اور کرتے رہتے ہیں مقامی گورنمنٹ ہائی سکول کا ہیڈماسٹر بھی اپنی پوزیشن کا خیال نہ کرتے ہوئے ان کا سرگرم رکن ہے۔ ۶ ر جولائی کو ہم نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ نے ان کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے۔ احراری سیٹیاں بجاتے اور شور مچاتے رہے مگر جلسہ کو منتشر کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے

مختلف مقامات پر جلسے

۳-۴ ر جولائی دھنی دیو ضلع لائل پور میں جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی محمد نذیر صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب نے تقریریں کیں۔ ۱۷ و ۲۶ رجون کو مولوی احمد خاں صاحب نسیم کی گھوگی (دریا) میں تقریریں ہوئیں۔ ۱۹-۲۰ رجون چک ۱۰۴ ضلع لائل پور میں مولوی محمد نذیر صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب نے ایک احراری مولوی سے مناظرہ کیا۔ جس میں اسے سخت زک ہوئی۔ ۲۰ رجولائی کو ٹڑہ (سندھ) اور ۱۴ ر جولائی نئی دہلی میں انصار اللہ نے جلسے کئے۔

راولپنڈی میں جلسہ

مرزا محمد حسین صاحب لکھتے ہیں۔ ۲۰ رجولائی جماعت احمدیہ نے کمپنی باغ میں جلسہ کیا۔ قاضی محمد رشید صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ایک مبسوط تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بالوضاحت بیان کیں۔

ضلع لائل پور میں تبلیغی جلسے

قاضی محمد نذیر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۱۵ ر لغایت ۲۴ ر جولائی ضلع لائل پور میں دس مقامات پر تبلیغی جلسے کئے گئے۔ جن میں مولوی عبدالغفور صاحب اور میں تقریریں کرتے رہے۔ بعض مقامات پر احراریوں نے لوگوں کو شمولیت سے روکنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ ان جلسوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ احمدی نوجوان خصوصیت سے تبلیغی جوش اور دینی کاموں میں انہماک رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کا جلسہ

ملک مبارک احمد صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ ۲۹ ر جولائی جماعت احمدیہ کلکتہ کا تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مسٹر عبدالمجید صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بزبان انگریزی تقریر کی۔ خواجہ شمس الدین صاحب نے بھی اسی موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے خلاف مسٹر عبدالمجید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر دلچسپ تقریر کی۔ ایک بھائی نے اختتام جلسہ پر بعض اعتراضات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ اور یہ سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

انجمن انصار الاحمدیہ کاٹھگڑھ کا قیام

نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ۲۹ ر جون جامع مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مولوی عبدالمنان خان صاحب امیر جماعت ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صاحب صدر کی مفید نصائح کے بعد نوجوانوں نے اپنے نام اس انجمن میں شمولیت کے لئے پیش کئے اور مختلف شرائط منظور کرتے ہوئے عہدیداروں کا تقرر کیا جو

مجلس احرار کی حرکت مذبوحی

اقتدار رفتہ کی بحالی کے لئے ریشہ دوانیاں

حسب ذیل پوسٹر امرتسر کی ایک غیور انجمن کے جنرل سکرٹری صاحب نے شائع کر کے امرتسر کے بازاروں میں چسپاں کیا۔

مجلس احرار کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ مسلمانان ہند کی واحد آزاد۔ منظم اور فعال جماعت ہے۔ باقی تمام اسلامی مجالس رجعت پسند، خوشامدی۔ ٹوڈی اور ملت فروش ہیں۔ اگر ملک کو آزادی اور ملت کو دنیوی نجات نصیب ہوگی۔ تو اس کی مساعی جمیلہ کی بدولت ہوگی۔ لیکن مسجد شہید گنج لاہور کے واقعہ اُٹھ سے یہ بلند بانگ ادعا پادر ہوا ثابت ہوا۔ معاملہ کے آغاز میں ان کا افسوسناک اغماض۔ حالات کے نازک صورت اختیار کرنے پر مجرمانہ خاموشی اور کثیر التعداد فرزندان اسلام کے جام شہادت نوش کرنے کے بعد مسجد شہید گنج کی واپسی کے مطالبہ کی مخالفت۔ یہ ایسے واقعات تھے۔ جو ملت اسلامیہ کے مجروح دلوں کے لئے نمک پاشی کا موجب ہوئے۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ عام افواہ ہے۔ کہ بعض سنہری روپہلی مصالح اور جاہ و ثروت کی خوشگوار امیدوں کے بادۂ ہوش ربا نے مجلس احرار کے شعور آزادی وجذبۂ دیانت کا خاتمہ کر دیا۔ ورنہ مجلس احرار اور یہ مستانہ سکوت! جس کا مدعا کے دلی ہی غالب کا یہ شعر ہے ؎

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

کیا ممکن تھا۔ کہ ایسے معرکہ آرا موقعہ پر جناب صدر الصدور ومولانا حبیب الرحمٰن صاحب) کی سیف زبان زنگ آلود ہو جاتی اور حضرت امیر شریعت (سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری) کا مولا بخش (ڈنڈا) کسی حجرے میں سربسجود پڑا رہتا۔

جب مایوس اور درد رسیدہ مسلمانوں نے اس حرکت پر لعنت وملامت کی بوچھاڑ شروع کی۔ اور احرار کو ہر طرف سے غدار کا خطاب ملنے لگا۔ تو ان کی طرف سے بفحوائے "عذر گناہ بدتر از گناہ" یکے بعد دیگرے اعلان شائع ہونے شروع ہو گئے مگر اس سے ان کا وقار رفتہ کا بحال ہونا محال تھا۔ جو سنتا یہی کہتا۔ ؎

وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا
اب عطر بھی ملو تو محبت کی بو نہیں

جب مجلس احرار صاف اعلان کر چکی تھی۔ کہ مسجد شہید گنج کی واپسی ناممکن ہے۔ اور ایجی ٹیشن میں حصہ لینے سے معذور ہیں۔ تو ان سے کسی امید افزا اقدام کی توقع رکھنا فضول تھا۔ چنانچہ مجوزہ مجلس مشاورت ۲۷ و ۲۸ جولائی کو منعقد ہوئی۔ جس میں احرار کی شرکت کی وجہ سے جو فیصلہ ہوا۔ عامۃ المسلمین کی خواہشات کو مطمئن نہیں کر سکا۔

مجلس مشاورت کی نسبت روزنامہ "احسان" (۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء) کی رائے یہ ہے

"قائدین کے توازن کارکردگی کے برہم ہو جانے کے باعث یہ اجلاس صحیح معنوں میں مسلمانوں کے مفکرین وقائدین کا صحیح نمائندہ اجلاس نہ بن سکا۔ مسجد شہید گنج کے تحفظ کے مسائل ووسائل پر غور کرنے کے بعد ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس سے ہم کچھ زیادہ توقعات وابستہ نہیں کر سکتے۔"

سید سرور شاہ گیلانی ناظم تنظیم مساجد لاہور نے "زمیندار" (۳۰ جولائی ۱۹۳۵ء) میں لکھا ہے۔ کہ

"جن اصحاب نے مخلصانہ ایثار سے صلح واتحاد کی صورت پیدا کی وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ لیکن راقم الحروف جو کچھ آج متحدہ کانفرنس کی کارگذاری سے اخذ کر سکا۔ وہ یہ ہے۔ کہ زبانوں اور الفاظ میں اتحاد ہو گیا۔ اور بظاہر مجلس احرار نے مسلمانوں کے مطالبہ کو تسلیم کر لیا۔ لیکن مسجد کی واگذاری کے عزم اور اس کے مطالبہ کے لئے مجلس احرار ایک جنبش کے لئے بھی تیار نظر نہیں آتی۔ اور مجلس احرار اپنی سابقہ پوزیشن سے ایک قدم بھی بڑھنے کے لئے تیار نہیں۔"

ان حالات سے ناظرین احرار کے خلوص ودیانت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مجلس احرار کی شرکت اور مجلس مشاورت کی سب کمیٹی کے عمل سے کامیابی کی کس قدر امید ہو سکتی ہے۔ مجلس احرار کی طرف سے مسلمانوں پر ڈورے ڈالنے کے لئے اشتہارات کا ایک سلسلہ شروع ہوا ہے جس میں اپنی مدح وستائش اور اظہار بے گناہی پر تمام زور قلم صرف کیا جا رہا ہے اب یہ سب حربے بیکار ہیں۔ مسلمان گندم نما جو فروش لیڈروں کی شاطرانہ چالوں کو بخوبی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔ کہ احرار اپنے مطلب کے لئے قوم کے رہنما بھی بن سکتے ہیں۔ اور جب ضرورت ہو۔ غیروں سے ساز باز کرنے میں بھی پس وپیش نہیں کر سکتے۔ بقول شاعر ؎

رات کو مے کشی کی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

المشتہر۔ (ڈاکٹر محمد صادق خان) جنرل سکرٹری مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن شریف گنج امرتسر

... تحریک قادیان کی مخالفت نہیں کی۔ لیکن لاہور کے احراریوں نے مولانا کے متعلق بھی یہ مشہور کر دیا۔ کہ وہ بھی قادیان سے ساز باز رکھتے ہیں۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مولانا موصوف نے جو عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے آج ان سے زیادہ پنجاب میں کوئی مسلمان رہنما محبوب اور ہر دلعزیز نہیں ہے۔ ان کو بھی بدنام کیا جائے۔ اس لغو پروپیگنڈا سے احرار پارٹی کا مقصد ہرگز پورا نہیں ہو سکتا۔

(روزنامہ حقیقت لکھنؤ ۳۰ جولائی)

تصحیح

گذشتہ پرچہ میں "عالم اسلام پر نظر" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے اسکے تیسرے کالم کی آخری سطر غلط الفاظ کی وجہ سے بالکل مہمل ہو گئی ہے اصل فقرہ یوں ہے "شہزادہ [illegible]"

آئندہ الکشن اور جماعت احرار

مسجد شہید گنج کے معاملہ میں برادران احرار نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے اس کے بعد اب یہ کوئی راز نہیں رہا ہے کہ جماعت احرار کا منشاء صرف یہ ہے کہ وہ آئندہ الکشن میں تمام مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کر کے کونسل کے اندر زیادہ سے زیادہ نشستیں حاصل کرے۔ اگر احراری مسجد کے ایجی ٹیشن میں شریک ہوتے۔ تو قید وبند سے سامنا ہوتا اور اس صورت میں انہیں الکشن لڑنے کا موقعہ نہ ملتا اسلئے انہوں نے بڑی ہوشیاری اور دور اندیشی سے کام لے کر پہلے تو تحفظ مسجد شہید گنج کے ایجی ٹیشن میں کوئی حصہ نہیں لیا، اور اب یہ دیکھکر کہ چاروں طرف سے ان پر ملامت کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ انہوں نے سرے سے اس ایجی ٹیشن ہی کی مخالفت شروع کر دی حالانکہ اگر کسی وقت یہ ایجی ٹیشن نامناسب تھی تو انہیں پہلے ہی دن سے اس کی مخالفت شروع کر دینا چاہئے تھی مگر اس وقت خاموش رہے تاکہ ان کی ہر دلعزیزی میں فرق نہ آئے۔ اور یہ دیکھ کر کہ کچھ اور لوگ بھی ان کے ہمنوا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے علانیہ اس کی مخالفت شروع کر دی ہے تاکہ مسلمانوں کو کسی طور سے سمجھا بجھا کر پھر مجلس احرار کی رہنمائی قبول کرنے پر رضامند کیا جاسکے مسلمانوں سے زیادہ دنیا میں سیدھی اور آسانی سے بیوقوف بن جانے والی کوئی دوسری قوم نہیں ہے۔ البتہ یہ غنیمت ہے کہ بہت جلد اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے۔ ہمارے احراری دوستوں نے مسلمانوں کی اس فطرت کو سمجھ لیا اور ان سے خوب چندے وصول کئے لیکن لاہور کے واقعہ نے بہت جلد مسلمانوں کو ہوشیار کر دیا۔ اب انہیں معلوم ہوتا جاتا ہے کہ "فتنہ قادیان" بھی الکشن جیتنے ہی کی ایک چال تھی تاکہ اس ترکیب سے عام مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ اور جس امیدوار کی مخالفت کرنا ہو۔ اس کے خلاف قادیانی ہونے کا الزام لگا دیا جائے مولانا ظفر علی خان اڈیٹر زمیندار سے زیادہ انہماک، خلوص اور جوش کے ساتھ کسی شخص نے بھی گذشتہ دس سال کے اندر ...

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے۔ دست۔ قے۔ تشنج۔ دودھ ڈالنا۔ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے کے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لیگئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔

اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ عہ۔ یکدم منگوانے پر لعہ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وباء ہے تاہم

تمہارے گھر کا حکیم

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

اس کے لئے بھی ہمیشہ ایک موثر حفظ ماتقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے۔ امرت دھارا معدہ کی امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دواء ہے۔

ہمیشہ اپنے پاس رکھئے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ ۲/۸/- نصف شیشی سوا روپیہ ۱/۴/- نمونہ کی شیشی آٹھ آنے -/۸/-

احتیاط! نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دے کر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک معزز احمدی خاندان کے تیس سالہ نوجوان کے لئے جو محکمہ ریلوے میں مستقل ملازم اور سند مدرسی رکھنے والا ہے۔ رشتہ درکار ہے۔ تنخواہ ۶۰ ماہوار ہے مگر ترقی کی بڑی گنجائش ہے۔ علاوہ ازیں نہری زمین بھی ہے۔ گذارہ معزز انہ ہے۔ پہلے رشتہ سے کوئی بچہ نہیں ہے خط و کتابت بمعرفت منیجر الفضل ہو۔

بال عمر بھر نہ اگیں!

گورنمنٹ آف انڈیا سے باضابطہ رجسٹری شدہ

سویپو (رجسٹرڈ)

دنیا بھر میں اپنی قسم کی واحد دوائی ہے۔ جس کے استعمال سے غیر ضروری بال ایک دفعہ دور ہو کر عمر بھر پیدا نہیں ہوسکتے۔ گذشتہ پانچ سالوں میں ہزاروں لوگ اس حیرت انگیز ایجاد سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آپ بھی محروم نہ رہیں۔ قیمت فی شیشی ۱ عہ تین شیشی عہ روپیہ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ سویپو فارمیسی رجسٹرڈ۔ لاہور

آزمائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

آہنی خراس (دبیل چکی)

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ ان میں ہلدی نمک بھی پیسا جاتا ہے اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر نشو و نما ضائع نہیں ہوتے آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک میں بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر از کم پچاس روپے ماہوار منافعہ حاصل کیجئے۔

شہرہ آفاق آہنی رہٹ

آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ

پرانے اور دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں پائداری اور با فراط پانی دینے میں بےنظیر ثابت ہو چکے ہیں انکی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے غموں سے آپ ہمیشہ کیلئے بےفکر ہو جائیگے۔ ماہران زراعت ان رہٹوں کی پرزور سفارش کرتے ہیں پرانی قسم کے چرخی رہٹوں کے تمام نقص اور خرابیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کرکے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ علاوہ ازیں فلور ملز۔ بیلنہ جات انگریزی ہل۔ چاف کٹرز با دام روغن سیویاں بنانے اور چاولوں کی مشینیں اور زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔ ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ۔ پنجاب

فاسفورس کا تیل

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا فاسفورس کا تیل تمام ہندوستان میں مشہور ہے اور ہندوستان کے باہر بھی افغانستان اور مشرقی اور جنوبی افریقہ اور مصر و سوڈان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کا درد پانچ منٹ میں دور کر دیتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ

شربت فاسفورس

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا شربت فاسفورس مقوی اعصاب اور محرک قوت مخصوص ہے۔ بارہ گھنٹے میں اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ڈھائی اونس کی شیشی کی قیمت ۲ محصول ۸ر

پتہ:۔ طبی کمپنی دہلی

فِیْہِ شِفَاءٌ لِّلنَّاس

سُرخی کے الفاظ قرآن کریم کی ایک آیت کا ایک حصہ ہے اور میں نے تبرک کے طور پر اپنے دواخانے کا یہی نام رکھا ہوا ہے۔ پس میرے دواخانے کا نام ہے "فیہ شفاءٌ للنّاس" اور اس کا تجربہ ہے کہ ناس میں لوگوں کا لفظ ہے کہ اس دواخانہ میں اچھی سے اچھی مفرد دواء مہیا کر کے اچھے اچھے نسخہ جات تیار کیئے جاتے ہیں۔ اور ہر مرض کی اچھی طرح بڑی توجہ سے تشخیص کی جاتی ہے۔ تشخیص مشورہ اور نسخہ تجویز کرنے کی فیس دو روپے ہے۔ اور اگر پیچیدہ امراض ہوں۔ تو فیس تین روپے سے پانچ روپے تک ہے۔ پیشاب امتحان کرانیکی فیس دو روپے ہے۔ باہر کے لوگ ایک اونس پیشاب شیشی میں ڈالکر بذریعہ پارسل بھیجکر امتحان کرا سکتے ہیں۔ پیشاب میں شکر۔ البیومن۔ یورک ایسڈ وغیرہ کی موجودگی بتلائی جائیگی۔

دانتوں کے امراض مسوڑوں کے امراض۔ پائیوریا۔ کیڑا وغیرہ۔ **پُرانا قبض** حد توں کا مرض رفتہ رفتہ کو رس ہوکا بند ہو جانا یا بیقاعدہ آنا یا دردوں سے آنا وغیرہ۔ بدہضمی پیچش یا پرانے دست آنا سنگرہنی۔ بواسیر خونی و بادی ان امراض کے متعلق پرچہ "الفضل" ۲۰ جولائی ۱۹۳۵ء پر مفصل لکھ چکا ہوں۔ وہاں دیکھیں۔ اور جگر و پتہ کی پتھری اور گردے۔ مثانے کی پتھری کے متعلق پرچہ الفضل ۳۰ جولائی کے صلہ پر لکھ چکا ہوں وہاں سے دیکھیں۔ اب میں مرض ذیابیطس کو لیتا ہوں۔

انسان خطرناک امراض میں سے یہ بھی ایک دشمن انسان مرض ہے عرب اطبا اور یورپ کے اطبانے اس کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔ (۱) ذیابیطس حار یا شکری Diabetes Mellitus (۲) ذیابیطس بارد۔ یا سادہ Diabetes Insipidus اس میں پانی زیادہ پیا جاتا ہے۔ اور پیشاب بار بار آتا ہے۔ گر سوزش نہیں آتی یعنی پیشاب جل کر نہیں آتا۔ شکر کا پتہ پیشاب کا امتحان کرنے سے ہوتا ہے

دواء ذیابیطس ۸ یہ دوا اس مرض میں بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے گویا اس کو اکسیر کہہ سکتے ہیں۔ اس مرض کا علاج بھی بیماری کی مدت پر منحصر ہے۔ اگر تازی ہے تو تھوڑے علاج سے ہی دُور ہو جاتی ہے۔ اور اگر بیماری پرانی ہو چکی ہے تو پھر علاج کی مدت بھی لمبی ہوگی ایکماہ کی دوا کی قیمت دو روپے

گنٹھیا (روماٹزم) گھٹنے متورم اور دردناک ہو جاتے ہیں۔ مرض نیا ہو یا پرانا اس کے لئے دواء وجع مفاصل ۳ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ایک ماہ کے لئے قیمت تین روپے نئے کے لئے ایک ماہ کا علاج کافی ہے۔ پرانے کے لئے زیادہ کی ضرورت ہے۔ اگر گھٹنے سخت بھی ہو گئے ہوں۔ تو بھی اس کے استعمال اور مناسب مالش سے بفضل خدا بہت فائدہ ہوتا ہے۔

نقرس (گاؤٹ) پاؤں کے انگوٹھے میں درد ہوتا ہے لیکن کبھی اسی قسم کا درد ایڑی میں شروع ہو جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل دواء دونوں کو مفید ہے۔

دواء نقرس ۳ ایک کامیاب علاج ہے۔ ایکماہ کے لئے دواء کی قیمت دو روپے

عرق النساء (سیاٹیکا) انگریزی میں بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک عصبی درد ہے۔ جو کولہے سے شروع ہو کر نیچے ٹانگ کی طرف آتا ہے کبھی کبھی پاؤں کی چھوٹی انگلی تک آتا ہے۔

دواء عرق النساء ۵ ایک کامیاب علاج ہے ایکماہ کیلئے دوا کی قیمت دو روپے۔

کمر کا درد اور کولہے کا درد اس کو وجع الورک بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں کے لئے دواء کمر درد ۶ بہت ہی مفید علاج ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا امراض کے ساتھ اگر قبض ہو۔ پاخانہ کھل کر نہ آئے تو پھر قبض کشا گولیاں ۱۲ ضرور ساتھ ہی استعمال ہوں۔

قبض کشا گولیاں ۱۲ ۶۰ گولی کی شیشی قیمت ایک روپیہ۔

چربی ریچھ فی چھٹانک ایک روپیہ۔ ست سلاجیت آفتابی اور اصلی فی تولہ ۸ آنے

نوٹ:۔ خط و کتابت کے لئے ۱ کا ٹکٹ۔

حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول ڈاک ۱۲ صرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

باورچی موٹر ڈرائیور اور دائی کی ضرورت

ایک معزز احمدی صاحب کو جو صوبہ یو۔پی میں عہدیدار ہیں ایک احمدی باورچی کی ضرورت ہے جو ہر قسم کے ہندوستانی اور انگریزی کھانے پکا سکتا ہو تنخواہ دس بارہ روپیہ ماہوار اور کھانا ملیگا۔ نیز ایک احمدی موٹر ڈرائیور اور بچوں کے واسطے ایک دائی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں میرے نام آئیں۔

مفتی محمد صادق قادیان

ہندوستانی ہیرے کا سُرمہ سیاہ و سفید

رجسٹرڈ ۱۷۵۰۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ رو ہے۔ کگرے۔ انکھ چینی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چھڑنا خونہ ایسے سخت امراض میں چند دن کے استعمال سے آنکھیں بلبل جیسی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی۔ عینک دور کرکے ٹھنڈک پہونچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ مفت منگوالو۔ اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ ۸ معہ خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲ تولہ سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت ۵ روپے تولہ

منگوانیکا پتہ

مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولت کے لئے اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

پبلک پریکٹس کے خواہشمند ڈاکٹر صاحبان توجہ فرمائیں

خصوصاً ایم۔بی۔بی۔ایس پنشنر کے لئے نادر موقعہ

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیر آباد

قائم شدہ سنہ ۱۸۸۹ء

ایک نہایت باموقعہ چلتی ہوئی اور مشہور انگریزی ادویات کی دکان کا کام مالک حافظ غلام رسول صاحب اور ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس۔ دونوں کے یکے بعد دیگرے فوت ہو جانے کی وجہ سے رُکا ہوا ہے۔ موجودہ مالک کمپونڈنگ کا کام جانتا ہے۔ اور خواہش مند ہے۔ کہ کسی ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر کے ساتھ مل کر کام چلائے وزیر آباد میں ایک ایم۔بی۔بی۔ایس مسلمان احمدی محنتی اور قابل ڈاکٹر کی ضرورت بھی ہے۔ محنت اور کوشش سے کافی کامیابی ہو سکتی ہے۔

مفصل حالات اور شرائط بالمشافہ آکر طے فرمائیں۔ پہلے خط و کتابت کر کے وقت اور دن مقرر کر لیں۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

کوئٹہ ۵ راگست۔ کوئٹہ میں زلزلے کے جھٹکے ابھی تک محسوس کئے جا رہے ہیں گذشتہ شام سات بجے کے قریب ایک شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ جو قریباً پانچ سیکنڈ رہا۔ اور ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز آئی۔

لاہور ۵ راگست آج آٹھ بجے شام چند اخبار نویسوں۔ مجلس اتحاد ملت۔ آزاد مسلم کانفرنس اور جمعیت شبان المسلمین کے نمائندوں کا ایک مشترکہ جلسہ دفتر "زمیندار" میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی: "مسلمانوں کا یہ مشترکہ اجلاس حکومتِ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان مسلمانوں کو جنہیں حکومت پنجاب نے ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت گرفتار کیا ہے۔ اور جنہوں نے گرفتاری تک کسی قسم کی قانون شکنی نہیں کی۔ لیکن حکومت کے قانون کے ماتحت نظربندی کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ان کی حیثیت کے مطابق الاؤنس مقرر کیا جائے۔ اور ان کی ہر جائز مشکلات کو رفع کرنے کا انتظام کیا جائے"

بلگریڈ ۵ راگست۔ ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا عنقریب روس تشریف لے جائیں گے۔ اور اس کے بعد ماسکو جائیں گے۔ اس خبر سے یورپ کے سیاسی حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے بعض حلقوں میں خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کا یہ سفر مسلم جمعیت اقوام کے قیام کے سلسلہ میں ہے

کلکتہ ۴ راگست۔ آج چھ بجکر ۵۴ منٹ پر یہاں زلزلہ آیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ زلزلہ کا آغاز سماٹرا سے ہوا۔ ڈیرہ دون میں بھی چھ بجکر ۴۴ منٹ پر زلزلہ آیا۔

لاہور ۵ راگست۔ لاہور کے مسلمان زعما نے تمام اسلامیانِ ہند سے ایک پرزور اپیل شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ۹ راگست ۱۹۳۵ء کو ہر جگہ "یوم مسجد شہید گنج" منایا جائے۔ اور مسجد شہید گنج کے انہدام اور ۲۰ اور ۲۱ رجولائی کو نہتے مسلمانوں پر گولی چلائے جانے کے خلاف شدید اظہار رنج و غصہ کے ریزولیوشن پاس کئے جائیں۔ پنجاب اوقاف و زکوٰۃ بل کی پرزور تائید کی جائے۔ اور مسجد شہید گنج کی تحریک کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کی رہائی اور مقتولین کے پسماندگان اور مجروحین کی امداد کا مطالبہ کیا جائے۔

روم ۴ راگست۔ اطالوی حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ معاملات حبشہ کا فیصلہ تسلی بخش طریق پر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک فوجی طاقتوں کو بروئے کار نہ لایا جائے۔ نیز اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حبشہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اطالیہ کی طاقت کو تسلیم کرے ورنہ مستقبل قریب میں زیادہ مشکلات کے پیش آنے کا خدشہ ہے۔

لنڈن ۴ راگست۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم سکندریہ لکھتا ہے۔ کہ مصر میں ایبی سینیا سے اظہار ہمدردی کیا جا رہا ہے مگر اطالیہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ مصر کے اس جذبہ ہمدردی کو زائل کیا جائے۔

لاہور ۵ راگست۔ بمبئی کا ایک مسلمان اخبار "شباب" ۵ راگست کی اشاعت میں عطاء اللہ شاہ بخاری کے متعلق لکھتا ہے۔ "ایک زمانہ میں اس شخص نے کانگریس کا اس طرح ساتھ دیا تھا۔ کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں بیسیوں مسلمانوں کے گلے پر چھری چلوادی۔ مگر خود ایک زمانہ تک لاپتہ رہا۔ لاہور کے حادثہ میں بھی یہی شخص مسلم سٹیج سے الگ ہو کر احرار پارٹی کا سرغنہ بنا ہوا ہے۔ یہ وہی شخص ہے۔ جو کانگریس کے لئے سول نافرمانی کرا کر مسلمانوں کو جیل بھجوا رہا تھا۔ اور آج ستیہ گرہ کے خلاف لیکچر دے رہا ہے۔ گو ہم خود اس امر کے مؤید نہیں۔ کہ مسلمان خواہ مخواہ نقصان جان و مال کریں۔ مگر ہمیں صرف بخاری جیسے بے اصول شخص کی وضاحت منظور ہے"

عدیس آبابا ۵ راگست۔ لیگ کونسل کے ریزولیوشن نے عدیس آبابا میں افسوس اور ناامیدی کی لہر پیدا کر دی ہے۔ اس امر کے متعلق بھی اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس درمیانی ماہ کے دوران میں اٹلی اپنی تیاریاں کرتا رہیگا اس سلسلہ میں ایبے سینیا کے ایک اعلےٰ گورنمنٹ افسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایبے سینیا اٹلی کی طرف سے عدم استعمال طاقت کے اعلان کے نہ ہونے کی وجہ سے مشوش ہے۔ اس قسم کے اعلان کے نہ ہونے کی بناء پر اٹلی اپنی جارحانہ تیاریاں پوری طرح جاری رکھ سکتا ہے۔

پیرس ۴ راگست۔ فرانس میں فسطائی اور غیر فسطائیوں کے تصادم کا زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے دونوں طاقتیں اقتدار حاصل کر کے ملک کی باگ ڈور سنبھالنے کی فکر میں ہیں۔ کرنل ڈی لا روکیر کی پارٹی زور پکڑ رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ فرانس کے ڈکٹیٹر بنیں گے۔

بمبئی ۴ راگست۔ بندرگاہ پر کام کرنے والے مزدوروں کا ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ جونکہ مزدور یونین کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا جانے والا تھا۔ اس لئے جب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تو ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اس کشمکش میں متعدد لیبر لیڈر مجروح ہوئے۔ پولیس نے پہونچ کر لاٹھی چارج کیا۔ اور تین اشخاص کو گرفتار کر لیا۔

بمبئی ۵ راگست۔ سونا تیار کا بھاؤ ۳۴ روپے ۱۱ آنے ۲ پائی چاندی تیار ۵۱ روپے ۲ آنے گیہوں ستمبر کا بھاؤ ۴ روپے ۳ آنے ۲ پائی ہے۔

اصفہان۔ خراسان کے علاقہ چنتائی سے زبردست سیلاب کی خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔ تیس جانیں ضائع ہوئیں۔ اور بیس ہزار مویشی سیلاب میں بہہ گئے۔

لاہور ۵ راگست۔ کوتوالی اور مسجد شہید گنج کے ملحقہ علاقہ میں پولیس اور گورہ فوج حسب معمول متعین ہے۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد اب اکالی سکھ وہاں کوئی دوسری عمارت تعمیر کرنے کی غرض سے بنیادیں کھود کر نئی دیواریں تعمیر کر رہے ہیں۔ چنانچہ مسجد کی مغربی دیوار کی جگہ ایک گز چوڑی دیوار بطور بنیاد تعمیر کی گئی ہے اس کے بعد جنوبی دیوار کی بنیادیں کھود کر اس میں روڑی کوٹی جا رہی ہے۔ اور اس تعمیر میں تقریباً ایک صد اکالی سکھ بطور مزدور کام کر رہے ہیں۔

پشاور ۵ راگست۔ افغانستان کے درہ دیوگل کے علاقہ میں سخت سیلاب کی وجہ سے اٹھارہ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ متعدد مویشی بہہ گئے۔ اور مال و اسباب اور فصلوں کو بھاری نقصان پہونچا۔ کئی مکانات گر گئے ہیں۔

جنیوا ۴ راگست۔ لیگ کونسل نے ایبے سینیا اور اٹلی کے تنازعہ کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اسے شاہ ایبے سینیا نے قبول کر لیا ہے۔

عدیس آبابا ۵ راگست۔ جاپان ایبے سینیا کی افواج کے لئے آخری طرز کے اسلحہ اور بارود مہیا کرے گا۔ حکومت ایبے سینیا نے جاپان سے معاہدہ کیا ہے۔ کہ وہ ایبے سینیا کو سامانِ حرب کی ایک بہت بھاری مقدار ارسال کرے تا کہ ایبے سینیا کی افواج کی حالات زمانہ کے مطابق تجدید کی جائے۔

لاہور ۵ راگست۔ باخبر حلقوں میں امید کی جاتی ہے۔ کہ خان بہادر ملک زمان مہدی خاں ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل۔ مالیر کوٹلہ کے چیف منسٹر مقرر ہونگے۔

لاہور ۵ راگست۔ آج پانچ بجے شام دفتر مجلس تحفظ مسجد شہید گنج میں مجلس مرکزیہ تحفظ اوقاف و مساجد کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تین گھنٹے کی بحث و تمحیص کے بعد یہ قرارداد پاس ہوئی۔ مسجد شہید گنج کی واگزاری کا مطالبہ شرعی احکام کے مطابق ملت اسلامیہ کا متحدہ اور بنیادی مطالبہ ہے۔ نیز ہلاک شدگان کے ورثا اور مجروحین و محبوسین کی امداد اور ان کی مستقل یادگار کے قیام کے لئے ایک اسلامی فنڈ قائم کیا جائے۔